ابلیس کا فرمان اپنے سیاسی فرزندوں کے نام!

شاعر مشرق حکیم امت علامہ محمد اقبال

اقبال ایک ایسا شاعر ہے جو بلندی خیال اور گہرائی فکر میں ثانی نہیں رکھتا، وہ ایک ایسا عبقری بے مثال اور بلند نگاہ رہنمائے ملت بھی ہے جس کی نگاہ دور رس نے آنے والے کل کی صورت اپنے حاضر کے آئینہ فکر و خیال میں دیکھ لی تھی، آج سے پون صدی قبل جن واقعات کو اس کی چشم بصیرت و نگہ بلند نے دیکھا تھا وہ آج حرف بحرف ہمارے سامنے ہیں، مغرب کا سفید صلیبی انسان اپنی برتری جتانے اور اسلامی مشرق کا سنگدلانہ استحصال کرنے کی فکر میں ہے مگر بزدل اتنا ہے کہ کبھی اپنی برتر ٹیکنالوجی کا سہارا لیتا ہے، کبھی امت اسلام کے لاوارث جسد کو نوچنے کے لیے صہیونی اور مشرک ''پالتا'' ہے اور کبھی چالاکی سے اسلامی دنیا کے خائن، آمر مطلق اور اپنی اپنی مسلم رعایا کے مبغوض ترین حکمرانوں کو ساتھ ملاتا ہے اور اپنے بے بس شکار پر جھپٹتا ہے، کامیابی کے بعد ان مبغوض و مکروہ حکمرانوں کو یوں پھینک دیتا ہے جیسے استعمال کے بعد ٹشو پیپر کو پھینک دیا جاتا ہے، مشرق وسطی، جنوبی ایشیا اور افغانستان میں ایسی ہی چیرہ دستیوں کے دردناک و شرمناک مناظر آج ہمارے سامنے ہیں مگر اقبال نے انہیں پون صدی قبل دیکھ لیا تھا اور کہا تھا:

''لاکر برہمنوں کو سیاست کے پیچ میں
زناریوں کو دیر کہن سے نکال دو!
وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمدؐ اس کے بدن سے نکال دو

فکر عرب کو دے کر فرنگی تخیلات
اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو
افغانیوں کی غیرت دین کا ہے یہ علاج
ملا کو ان کے کوہ و دمن سے نکال دو
اہل حرم سے ان کی روایات چھین لو
آہو کو مرغزار ختن سے نکال دو
اقبال کے نفس سے ہے لالے کی آگ تیز
ایسے غزل سرا کو چمن سے نکال دو!"

☆☆☆